Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ - کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ نہ

جمعرات

۶ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر - عبدالقادر بی - اے

جلد ۷ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۳۳ھ ۱۱ فروری ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۳

بھارت کو صاف اور واضح الفاظ میں مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے فیصلہ کی تردید کرنی چاہیئے

صرف اسی صورت میں سلامتی کونسل کو کوئی قدم اٹھانے سے روکا جا سکتا ہے - چوہدری ظفر اللہ خان کا بیان

کراچی ۱۰ فروری - چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی نے بھارت کے ساتھ الحاق کا جو فیصلہ کیا ہے بھارت کا فرض ہے کہ صاف اور واضح الفاظ میں اس فیصلے کی تردید کرے - صرف اسی طریق سے اس معاملہ کے متعلق سلامتی کونسل کی طرف رجوع کرنے اور اسے کوئی قدم اٹھانے سے روکا جا سکتا ہے - وزیر خارجہ نے آج صبح اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا سلامتی کونسل واضح طور پر یہ کہہ چکی ہے کہ ہندوستان سے الحاق کا مسئلہ مقبوضہ کشمیر اسمبلی طے کرنے کی مجاز نہیں - اور خود بھارت بھی یہ اقرار کر چکا ہے کہ یہ نام نہاد اسمبلی سلامتی کونسل کے فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتی - اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اسمبلی کا حالیہ فیصلہ کسی صورت میں بھی جائز اور مؤثر نہیں ہو سکتا خصوصاً جبکہ اس اسمبلی کے انتخابات بھی نہ تو آزادانہ ماحول میں ہوئے نہ ان میں مخالف پارٹیوں نے حصہ لیا - اور نہ وہ پوری ریاست میں کئے گئے وزیر خارجہ نے

کشمیری دستور ساز اسمبلی کے فیصلہ کے خلاف

پاکستان سلامتی کونسل سے شکایت کریگا

قاہرہ ۱۰ فروری - پاکستانی سفارت خانہ قاہرہ کے ایک ترجمان نے مصر کے سرکاری اخبار الجمہوریہ کے نمائندے کو گزشتہ شب کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی نے جو ہندوستان سے ریاست کے الحاق کا فیصلہ کیا ہے - اور اس فیصلے کو ناقابل تنسیخ قرار دیا ہے - پاکستان اس کی شکایت سلامتی کونسل سے کرے گا - پاکستانی ترجمان نے الجمہوریہ کے نمائندے سے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی دستور ساز اسمبلی نے جو فیصلہ کیا ہے وہ پاکستان و بھارت کے باہمی سمجھوتوں اور متحدہ اقوام کے فیصلوں کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے پاکستان اپنے اس موقف پر قائم رہے گا کہ استصواب رائے کو آزاد رکھنے کے لئے ریاست سے بھارتی فوجوں کا انخلا ضروری ہے الجمہوریہ نے لکھا ہے کہ قاہرہ کے سفارتی حلقوں کے خیال میں مقبوضہ کشمیر کی دستور ساز اسمبلی نے یہ فیصلہ حکومت ہند کے اشارے سے کیا ہے

برطانوی مصری مذاکرات میں تعطل کے باعث امریکی حکام عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں

برطانیہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ سیدھا سادہ کر مصر کو جھکنے پر مجبور کر دیا جائے

واشنگٹن ۱۰ فروری - امریکی حکام نے کل اس خیال کا اظہار کیا کہ برطانوی مصری مذاکرات میں شدید قسم کے تعطل کے باعث وہ عقدۂ لاینحل کے ہاتھوں عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں - اور یہ فیصلہ کرنا ان کے لئے مشکل ہے کہ اب وہ کس سمت میں قدم اٹھائیں -

کافی عرصہ سے امریکہ انخلا سویز کے متعلق دونوں کو باہم ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے کبھی اس جانب اور کبھی اس جانب دباؤ ڈالتا چلا آرہا تھا - لیکن اب برطانوی ماہرین کے فوجی وردی پہننے اور جنگ کی صورت میں فوجوں کو واپس آسکنے کے متعلق جو تعطل پیدا ہو گیا ہے وہ دونوں کے متضاد و متخاصم رویہ کے باعث امریکہ کے لئے عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے - برطانیہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ سیدھا سادہ کر مصر کو جھکنے پر مجبور کر دیا جائے - چنانچہ اس نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ امریکہ کی بے صبری معاملات کو خراب کرنے کا موجب بنی ہوئی ہے - کیونکہ مصری امریکہ کی گھبراہٹ سے فائدہ اٹھا کر اس کوشش میں مصروف ہیں کہ حالات ان کے حق میں بہتر صورت اختیار کر لیں - اس کے برخلاف مصریوں کا کہنا یہ ہے کہ عوام کی حمایت کھوئے بغیر اب وہ مزید کوئی رعایت نہیں دے سکتے - اس میں شک نہیں وہ امریکی امداد کے بھی خواہاں ہیں - لیکن اس قیمت پر نہیں کہ انہیں مزید جھکنا پڑے امریکی افسروں نے کہا ہے ان حالات میں وہ خود کچھ نہیں کر سکتے - اس میں شک نہیں مصر کو ملنے والی امداد کو روکنا برطانیہ کی حمایت پر دلالت کرتا ہے - لیکن امریکی افسروں کا کہنا ہے کہ اگر حالات نے اجازت دی تو وہ اس پالیسی کو بدلنے پر آمادہ ہو جائیں گے ÷

الحاق کا فیصلہ بالکل ناجائز ہے

ڈیلی ایکسپریس کا اظہار خیال

لندن ۱۰ فروری - ڈیلی ایکسپریس نے مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس دستور ساز کے حالیہ اعلان پر ایک ایڈیٹوریل میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانیہ کو ریاست کا الحاق اس وقت تک تسلیم نہیں کرنا چاہیئے - جب تک کہ بین الاقوامی نگرانی کے تحت باقاعدہ آزادانہ استصواب کے ذریعہ اس کا فیصلہ نہ ہو جائے -

(بقیہ) میں محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسرائیل اور عربوں میں امتیاز برتنے کے لئے تیار نہیں ÷

جنرل فرانکو نے ہسپانوی مراکش کی علیحدگی کا اعلان کر دیا

فرانس کے مقرر کردہ سلطان کو تسلیم کرنے سے انکار

میڈرڈ ۱۰ فروری - ہسپانوی حکومت کے سربراہ جنرل فرانکو نے اس امر کی تصدیق کر دی کہ ہسپانوی مراکش کو شریفیہ سلطنت سے عارضی طور پر علیحدہ کر لیا جائے گا - انہوں نے ہسپانوی مراکش کے ایک وفد کو جو تیتوان سے میڈرڈ گیا ہے بتایا کہ ہسپانوی مراکش کے علاقے پر خلیفہ مولائے المہدی کی حکومت ہوگی - اور ہسپانوی ہائی کمشنر اور مقامی لیڈر ان کی مدد کریں گے - جب تک موجودہ صورت حال باقی ہے یہی انتظام رہے گا - جنرل فرانکو نے وفد سے یہ بھی کہا کہ اگرچہ فرانس مراکش کے اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر دے گا - لیکن وہ ایسی صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتا جو اس کے احساسات اور بین الاقوامی اصولوں کے منافی ہے - انہوں نے یہ بات سابق سلطان سیدی محمد بن یوسف کی معزولی اور سیدی محمد بن مولائے عرفہ کو تخت پر بٹھائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہی -

تیل کمپنیوں کے ۲۰ فنی ماہرین آبادان جا رہے ہیں

لندن ۱۰ فروری - مختلف تیل کمپنیوں کے ۲۰ فنی ماہرین آج آبادان روانہ ہو گئے - یہ ماہرین دو ہفتے وہاں قیام کریں گے اور اس امر کا جائزہ لیں گے کہ وہاں کے کارخانوں کو از سر نو جاری کرنے کے لئے کتنی رقم درکار ہوگی -

مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب

بخیر و عافیت بورنیو واپس پہنچ گئے

جیسلٹن ۷ فروری (بذریعہ خط) مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب معہ اہل و عیال خیریت سے ۵ فروری ۱۹۵۴ء بروز جمعۃ المبارک جیسلٹن (بورنیو) پہنچ گئے ہیں - ڈاکٹر صاحب موصوف جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے کے بعد بورنیو واپس جانے کے لئے ۷ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے - یہاں پہنچنے کے بعد آپ نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ ربوہ کے حالات سنانے کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ریکارڈ کی ہوئی پُر معارف تقاریر بھی سنائیں - جو دور و مہجور احباب کے لئے از حد مسرت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں ÷

عرب ممالک اور اسرائیل کے لئے مساویانہ فوجی امداد کی پالیسی بدستور جاری رہیگی

واشنگٹن ۱۰ فروری - امریکی محکمہ خارجہ نے کل اعلان کیا ہے کہ عرب ممالک اور اسرائیل کو مساویانہ فوجی امداد اور اسلحہ وغیرہ کی برآمد کے متعلق سابقہ پالیسی بدستور جاری رہے گی - مئی ۱۹۵۰ء کے بعد سے جبکہ مساویانہ امداد کی پالیسی وضع کی گئی تھی اسرائیل کو اسلحہ کے برآمدی لائسنس زیادہ تعداد میں جاری کرنے کا مطالبہ دن بدن زور پکڑ رہا تھا - اس ضمن میں (بقیہ)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۱ تبلیغ ۱۳۳۳ھش

اپنی مملکت کے ساتھ وفاداری

اسمٰعیلی فرقہ کے امام ہز رائل ہائی نس سر سلطان محمد شاہ آغا خاں نے اپنی پلاٹینم جوبلی پر اسمٰعیلی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"تم اسمٰعیلی اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ تمہارے مذہب کا ایک بنیادی نکتہ ہے کہ تم جہاں کہیں اور جس مملکت میں ہو اور وہاں جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہو تو تم پر فرض ہے کہ تم اپنے عمل سے اس مملکت کے ساتھ کامل وفاداری کا ثبوت دو۔ اور اس کی فلاح و بہبود کی خاطر خدمات بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو۔ تم جنہیں پاکستان کے شہری ہونے کی عزت حاصل ہے۔ میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی شہریت کو بے عملی اور سست روی کا مظہر نہ بناؤ۔ حب الوطنی کے جذبہ سے مراد وفاداری اور تعمیری جدوجہد ہونی چاہیئے . . .

(۲) اگر کسی قوم کے افراد میں پورا اتحاد ہو۔ اور قربانی و ایثار کے جذبے سے وہ تہی دست نہ ہو۔ تو پھر کوئی مصیبت اور کوئی بدبختی بھی خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو ایسی نہیں ہو سکتی۔ کہ جس پر قابو نہ پایا جا سکے۔"

ہز ہائی نس سر آغا خاں نے جو یہ دو نصیحت کے جواہر پارے اپنے مریدوں کو عطا کئے ہیں ہمارے خیال میں وہ سونے۔ ہیروں اور پلاٹینم کے بڑے سے بڑے ذخیروں سے بھی زیادہ قیمتی اور وزندار ہیں۔ یہ ایک نہائت صحیح اور اسلامی اخلاق کے مطابق راہنمائی ہے جو انہوں نے اپنی قوم کی کی ہے۔ اور ایسے وقت میں کی ہے جبکہ پاکستان کو ایک ایک فرد کی وفاداری روح اتحاد قربانی اور ایثار کی سخت ضرورت ہے۔ پاکستان آج تمام اسلامی ممالک میں ایک انوکھی پوزیشن رکھتا ہے اور یہی بات یہ ہے کہ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک تمام اسلامی ممالک اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ نہ صرف سب سے بڑی واحد اسلامی ریاست ہے۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک میں سے زیادہ اس کا اہل ہے۔ کہ وہ ان کے سامنے وفاداری۔ اتفاق و اتحاد اور ایثار و قربانی کی ایک جیتی جاگتی مثال پیش کرے۔

ہم سر آغا خاں کی ان پند و نصائح کے لئے ان کی موقعہ شناسی احساس وقت اسلامی اخوت اور مساوات کے جذبات کی جس قدر بھی تعریف کریں کافی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے عین وہی باتیں اس وقت فرمائی ہیں۔ جو نہ صرف ان کی جماعت اسمٰعیلیوں کے لئے مفید ہیں۔ بلکہ تمام پاکستانیوں اور تمام مسلمانان عالم کے لئے بھی قابل غور ہیں۔ اور ایسی ہیں کہ جن کے اپنائے بغیر اب اسلامی ممالک زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتے

دراصل یہ دونوں باتیں ایک ہی کل کے دو نہایت اہم اجزا ہیں۔ اگر پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مذہبی فرقے یا سیاسی پارٹیاں ان دونوں باتوں کو اپنا لیں۔ تو آج ہی دنیا کے نقشہ میں تبدیلی ہو جائے اور وہ اقوام جو ہمیں ہڑپ کر جانا چاہتی ہیں ایسی منہ کی کھائیں کہ پھر انہیں تجاوز کی جرأت نہ ہو سکے۔

اگر ملک کا ہر مذہبی فرقہ اور ہر سیاسی پارٹی اس حقیقت کو سمجھ جائے کہ ملک کے ساتھ وفاداری اس کی بہبود کے لئے ایثار و قربانی اور تمام لوگوں میں اتحاد و اتفاق دونوں ایک ہی چیز ہیں تو بجائے ذرا ذرا سے مفاد کے لئے باہم گتھم گتھا ہونے کے سب یک جان ہو کر ملک کی ترقی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔

افسوس ہے کہ نہ صرف پاکستان ہی بلکہ تمام اسلامی ممالک میں ابھی تک یکجہتی کی یہ روح پیدا نہیں ہو سکی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بجائے ملک کے لئے تعمیری کام کرنے کے ہمارے لیڈر ذاتی مفاد کی پرستش کرتے ہیں اور ملک و قوم کو بد امنی اور انارکی میں ڈالنے سے بھی نہیں چوکتے۔

زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو اپنا راہنما سمجھتے ہیں مگر اس نے جو باہمی اتفاق و اتحاد کی جا بجا تلقین کی ہے اس کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اتفاق و اتحاد کے لئے صریح احکام دیئے ہیں۔ اور مختلف پیرایوں سے اس کی اہمیت جتائی ہے ایک جگہ فرماتا ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون۔

ترجمہ (اے مسلمانو) سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ اور تفرقہ نہ ڈالو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرتے رہو جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی۔ اور تم اس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ پس اس نے تم کو اس سے بچایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم پر کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں اتفاق و اتحاد کو ایک نعمت غیر مترقبہ بیان فرمایا ہے۔ کاش ہم اسلامی حکومت کے تذکرے کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنا سیکھیں ہمیں یقین ہے کہ سر آغا خاں کی یہ تلقین نہ صرف اسمٰعیلیوں بلکہ مسلمانوں کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے لئے چراغ راہ ثابت ہوگی :

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھش مطابق ۱۶ تا ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار کو بمقام ربوہ ہوگی۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں :

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ابنِ مسیحا

بھولے ہوئے خدا کو تھے اپنے دل و نظر
یاد آ گیا ہے ابنِ مسیحا کو دیکھ کر

نظریں الجھ گئی تھیں کسی رشکِ ماہ سے
یا دل اٹک گئے تھے کسی کی نگاہ سے

اندازِ فکر، طرزِ بیاں تھا کہ سحر تھا
اس کی نظر تھی یا کوئی پرتو تھا مہر کا

دیکھو اسے جو آنکھ میں طاقت ہو دید کی
اس سے ملو جو تاب ہو گفت و شنید کی

اُس کی سنو کہ بات ہے اس کی خدا کی بات
اُس کا خدا خدا ہے اور باقی منات و لات

عبد اللطیف ناہید

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۲۳ فروری تک بڑھا دی گئی ہے

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدی جماعتوں کی پانچویں کامیاب سالانہ کانفرنس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ ملک کے دور دراز حصوں سے احباب کی شرکت

فضیلتِ اسلام پر تقاریر۔ پریس اور اخبار جاری کرنے کا فیصلہ۔ آٹھ افراد کا قبول اسلام

(از مکرم محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ اسلام مقیم سیرالیون)

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس سال بھی سیرالیون کی احمدی جماعتوں کو اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس ۵، ۶، ۷ دسمبر ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار "بو" میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کے متعلق احباب جماعت کو ایک ماہ قبل ہی مختلف ذرائع سے اطلاع پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ تمام جماعتوں کو مطبوعہ سرکلرز ارسال کرنے کے علاوہ بعض لوکل اخبارات میں اعلانات کئے گئے۔ نیز مبلغین نے دورے کر کے احباب کو کثرت سے اجتماع میں شرکت کی تلقین کی۔

کانفرنس میں سیرالیون کی اکتالیس جماعتوں میں سے ۵۰۰ سے زائد نمائندگان نے شمولیت اختیار کی۔ جن کے طعام و قیام کا انتظام مشن نے کیا۔ باوجودیکہ اس ملک میں ذرائع آمد و رفت محدود اور قلیل ہیں۔ پھر بھی مہمان دو دن قبل ہی جلسہ میں شرکت کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ اس ملک میں جو روحانیت کے لحاظ سے تو الگ رہا۔ موجودہ ترقی یافتہ دنیا میں دنیوی تہذیب و تمدن کے لحاظ سے بھی ایک ازحد پسماندہ ملک ہے۔ احمدیت کے متوالوں کا یہ اجتماع ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ اجتماع میں شریک ہونے والے ہر فرد کے اندر ایک ایسا جذبہ کارفرما تھا جس سے اس کا اسلام اور احمدیت سے عشق نمایاں طور پر ظاہر ہو رہا تھا۔ یہ اسلام کے جاں نثار اپنے تمام دنیوی کاروبار کو بند کر کے محض اپنے ایمان و اخلاص کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے اجتماع میں شریک ہوئے۔ اور تین دن تک اجتماعی رنگ میں اسلام کی ترقی کے ذرائع پر غور کرتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو رہے۔

تین دن کے اجتماع میں کل چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن کی کارروائی مختصراً درج ذیل ہے۔

اجلاس اول

اجلاس اول بروز ہفتہ ۵ دسمبر ۱۹۵۳ء صبح ۹ بجے زیر صدارت محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی "تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ دعا اور نظم کے بعد صدر صاحب نے مختصر طور پر اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمارا یہ اجتماع کوئی دنیوی اجتماع نہیں۔ بلکہ خالصۃً مذہبی ہے۔ اس وقت تمام دنیا حقیقی اور زندہ مذہب کو چھوڑنے کی وجہ سے مصائب و آفات کا گہوارہ بن چکی ہے۔ روحانیت سے منہ موڑ کر مادیت کی طرف جھک چکی ہے۔ نام کے لحاظ سے تو بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ مگر حقیقۃً کوئی بھی خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر پورا ایمان نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر مذہب کے پیرو بے چین اور ہر ملک مضطرب ہے۔ اور ہر فرد پکار رہا ہے۔ کہ اسے اپنے مذہب سے تسکین نہیں۔ یہی وہ وجہ ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلایا۔ اور اس نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور اسے مادیت کے پنجہ سے نجات دلا کر آستانۂ الوہیت پر جھکانے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو اجاگر کرنے کے لئے موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو اسلام کا کامل نمونہ اپنے اندر رکھتی ہے نیز جو خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اس کی صفات اور اس کی بادشاہت کے قیام کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔

سیرالیون کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے آپ لوگوں کو چنا۔ اور شمعِ احمدیت سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس احسان کی آپ کو قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اعمال سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اور زندہ اسلام ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے اب دنیا میں چین اور امن قائم ہو سکتا ہے۔

صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر سیرالیون نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل پیغام۔ جو اس اجتماع کے موقع کے لئے حضور نے ازراہ کرم ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ پیغام حسب ذیل تھا۔

Unite and work
God be with you

"متحد ہو کر کام کرو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

مذکورہ بالا پیغام پڑھنے کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ گو اس پیغام کے الفاظ نہایت مختصر اور قلیل ہیں۔ مگر ان میں ایک نہایت ہی وسیع المعنی مضمون بیان کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم اس پیغام کے الفاظ پر غور کریں۔ تو ہر لفظ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

پیغام کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ قوموں کی ترقی اور تنزل میں اتحاد کا بہت دخل ہے۔ جو قوم متحد ہو کر کسی تحریک کو نہیں چلاتی۔ وہ قوم کسی صورت میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ اور اس کا ہر قدم دن بدن انحطاط اور تنزل کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مگر جو قوم متحد ہو کر باہمی تعاون سے کام کرتی ہے۔ اس کا ہر دن نئی کامیابی کی خوشخبری لے کر طلوع ہوتا ہے۔ اور ہر لمحہ اس کی طاقت اور قوت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔

چوہدری صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اتحاد اس وقت تک بے کار اور کالعدم ہے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ نصرت الٰہی نہ ہو۔ اور یہی وہ امور ہیں۔ جن کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے متحد ہو کر کامیاب ہونے کی کوشش کریں۔ طاغوتی طاقتیں اس وقت متحد طور پر اسلام سے برسرپیکار ہیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلانیہ طور پر بے عزتی اور ہتک کی جا رہی ہے ہم نے ان شیطانی فوجوں کے سامنے سینہ سپر ہونا ہے۔ اور ان کے حملوں کا جواب دینا ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم متحد نہ ہو جائیں۔ اور عملی طور پر میدانِ جہاد میں نہ نکل کھڑے ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تمام حاضرین نے تین بار دہرایا۔ اور دعا کی۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کے بعد "الفاسوری" صاحب نے جو ہمارے لوکل مبلغ ہیں تقریر کی اور بتایا کہ ہم لوگ روحانی لحاظ سے اندھے تھے۔ اسلام کا نام تو ہمارے ہونٹوں پر تھا مگر اس کی حقیقت سے ہم محض ناآشنا تھے۔ یہ احمدیت کا احسانِ عظیم ہے۔ کہ اس نے ہمیں اسلام کی اصل تعلیم سے آگاہ کیا۔ ہمارے اقوال ہمارے اعمال اور ہماری عادات و اطوار کی اصلاح کی۔ ہم مردہ تھے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے مسیح نے نئی زندگی عطا کی۔ اور ایک نیا دورِ حیات بخشا۔ ہم اپنی بداعمالیوں کے باعث آگ کے گڑھے پر کھڑے تھے۔ اور ایک ذرہ سی لغزش ہمیں اس میں گرا دیتی۔ اگر خدا تعالیٰ کا مسیح ہمیں آ کر نہ بچاتا۔ اس لئے اگر ہم اپنا تن من دھن اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ تو بھی کم ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس نے احمدیت قبول کر کے خدا پر یا خدا تعالیٰ کے مسیح یا خلیفۂ وقت پر کوئی احسان کیا ہے۔ تو وہ نہایت درجہ غلطی خوردہ ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے۔ کہ اس نے نعمتِ ایمان سے ہم کو نوازا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور موجودہ خلیفہ کا احسان ہے۔ کہ ہمارے پسماندہ ملک کو نظر انداز نہیں کیا۔ اور ہماری ہدایت کے لئے مبلغین بھیجے۔ سو نہایت درجہ احسان فراموش ہے وہ شخص جو اس امر کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ (الفاسوری صاحب نہایت مخلص شخص ہیں۔ ان کی تقریر لوکل زبان میں تھی۔ اور آپ جلسہ میں ترجمان کے فرائض سرانجام دیتے رہے) یہ اجلاس ایک بجے بغرض نماز ظہر و عصر و طعام ختم ہوا۔

اجلاس دوئم

بعد نماز ظہر و عصر تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر سیرالیون نے حاضرین سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج میں ایک اہم اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں نے اس ملک میں قریباً ۹ سال تک خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اور اب مرکز کی ہدایت کے مطابق بہت جلد آپ بھائیوں سے جدا ہونے والا ہوں۔ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آج سے آپ کے امیر مکرم و محترم مولوی محمد عبدالکریم صاحب ہوں گے۔ اس لئے احباب جماعت مشن سے متعلق تمام امور اب ان کے سامنے رکھیں۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے بخیر و عافیت واپس گھر پہنچائے۔ اور نئے مقرر ہونے والے امیر کے کاموں میں سہولت اور آسانی پیدا کرے۔ اور انہیں

اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

چودھری صاحب کے مذکورہ اعلان کے بعد احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر ڈوڈھرٹی صاحب نے تقریر کی۔ اور مکرم چودھری نذیر احمد صاحب سابق امیر سیرالیون کا ذکر کرتے ہوئے بتایا، کہ آپ کی ذات ہمارے لئے ایک باپ کی حیثیت رکھتی تھی، جن کی جدائی کی خبر سن کر ہمارے دلوں کو طبعی طور پر رنج محسوس ہو رہا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ سیرالیون کے احمدیہ سکولوں کی ترقی میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا ہے۔

مزید کہا۔ کہ ہمارے سکولوں کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ جو دوسرے کسی سکول میں نہیں۔ وہ دینی ماحول اور عربی تعلیم ہے۔ اگر دوست یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے بچے صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس ہوں۔ ان کے اندر اسلامی اخلاق اور عادات کی روح اور جذبہ پیدا ہو۔ اور عربی زبان سے ان کی دلچسپی بڑھے۔ تو ان کو ہمارے سکولوں میں بھیجیں۔ عیسائی سکولوں میں جاکر آپ کے بچے نماز روزہ تو الگ رہا۔ اسلام کا نام تک بھول جائیں گے۔ اور آہستہ آہستہ عیسائیت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد عبدالکریم صاحب نے مختصر طور پر احباب جماعت سے تعاون کی اپیل کی۔ اور درخواستِ دعا کی۔ خدا تعالیٰ انہیں ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد مسٹر موسیٰ سود اصاحب نے تقریر کی، یہ بھی ہمارے لوکل مبلغ ہیں۔ اور باوجود بیماری کے سالانہ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ آپ کی تقریر لوکل زبان میں تھی۔ جس میں انہوں نے کہا۔ احمدیت کی تعلیم کوئی نئی تعلیم نہیں۔ اور نہ ہی اس کے اصول اور عقائد اپنے اندر کوئی جدید نظریہ رکھتے ہیں۔ بلکہ احمدیت انہی اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ جس پر اسلام قائم کیا گیا ہے۔ وہی قوانین اور عقائد اس کے پیش نظر ہیں جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ مزید کہا۔ احمدیت قبول کرنے سے ہم نے بہت سی ذمہ داریاں اپنے اوپر عائد کرلی ہیں۔ جن سے عہدہ برآ ہونا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں عملی طور پر اسلام کا ایک کامل نمونہ بننا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا وجود ہی دوسروں کے لئے کشش کا موجب ہو۔

(باقی)

خدا کارساز ہے

دل میں نہ وہم پال خدا کارساز ہے
وہ جانتا ہے حال خدا کارساز ہے
بے شک عظیم کار ہے اور تو ضعیف ہے
اس کا نہ کر خیال خدا کارساز ہے
توفیقِ جتنی آج ملے آج پیش کر
وعدہ نہ کل پہ ٹال خدا کارساز ہے
لاتقنطوا ہے تیرے لئے بندۂ خدا
رحمت نہیں محال خدا کارساز ہے
تنویر پہلے عرش پہ ہوتا ہے فیصلہ
بندے کی کیا مجال خدا کارساز ہے

جلسۂ یوم مصلح موعود — ۲۰ فروری بروز ہفتہ

از مکرم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے فضل سے ۲۰ فروری کا مبارک دن آرہا ہے اور ہم پھر اس دن زندہ خدا کے زندہ نشانوں کو دُہرا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔ یہ وہی مبارک دن ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی بشارت دی۔ کہ:۔

"مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امرا مقضیا۔"

احباب اس دن (۲۰ فروری بروز ہفتہ) اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کرکے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالیں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس پیشگوئی کی عظمت کے اظہار کے لئے "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع کئے تھے۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ وہ نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ عہدیداران جماعت مہربانی کرکے سیکرٹریانِ تبلیغ کو توجہ دلائیں۔۔ خود سیکرٹریانِ تبلیغ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

تحریک جدید کی قربانیوں کا معیار

(۱) دفتر اول کے السابقون الاولون اور دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے عام حالات میں معیار ہے۔ کہ ہر شخص اپنی ایک مہینہ کی آمدن کا چوتھا حصہ ادا کرے۔ مثلاً کسی کی ایک سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ تو وہ اگر پچیس ۲۵ روپے وعدہ لکھوا دے۔ تو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مناسب ہوگا۔ پھر اس سے اوپر نصف یا تین چوتھائی یا ایک ماہ کی پوری آمد دینا ہے۔

دفتر اول کے سابقون الاولون کیلئے معیار قربانی

(۲) ہر وہ شخص جو دفتر اول میں شامل ہے وہ اپنی ماہوار آمد پر دیکھے۔ کہ اس کی قربانی کس قدر ہے اگر اس کی قربانی اس کی ماہوار آمدنی کے $\frac{1}{4}$ حصہ کے برابر ہے تو درست ہے۔ لیکن اس سے کم ہے۔ تو وہ اس سال میں اضافہ کر کے کم سے کم $\frac{1}{4}$ حصہ کے برابر تو کرے۔

(۳) دفتر اول کا وہ شخص جو ماہوار آمد کا $\frac{1}{4}$ حصہ دے رہا ہے۔ تو اسے اضافہ کرنا چاہیئے۔ تا بڑھتے بڑھتے اس کا معیار اس کی ایک ماہ کی آمد کا $\frac{1}{2}$ حصہ ہو جائے۔

(۴) دفتر اول کا وہ شخص جو $\frac{1}{2}$ دے رہا ہے وہ اضافہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس کی قربانی $\frac{3}{4}$ تک پہنچ جائے۔

(۵) دفتر اول کا وہ شخص جو $\frac{3}{4}$ یا اس سے زیادہ دے رہا ہے مثلاً ایک ماہ کی پوری آمد دے رہا ہے سو یہ اس کی قربانی نہایت شاندار اور غیر معمولی ہے۔ اس سے زیادہ یعنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ سالانہ قربانی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۶) دفتر اول کا وہ شخص جو ایک سے دو ماہ تک کی قربانی کرتا رہا ہے۔ اس کے لئے یہ ارشاد حضور ہے:۔

"میں نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ پہلے لوگوں نے انتہائی قسم کی قربانی کی ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ جماعت کے بعض مردوں عورتوں نے اس تحریک میں اپنی پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد لکھوا دی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ تحریک پہلے محدود عرصہ کے لئے تھی۔ اب اسے ہمیشہ کے لئے کر دیا گیا ہے پس میں سمجھتا ہوں۔ اس کے لئے اتنی قربانی درحقیقت اب بوجھ بنے۔ ہر شخص نہیں اٹھا سکتا ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگ بے اولاد ہوں۔ یا ان کے اخراجات بہت کفایت سے کرتے ہوں۔ ان کو مستثنیٰ سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو وہ اپنی قربانی کو اس معیار پر رکھیں۔ لیکن باقی لوگوں کے لئے جنہوں نے پہلے سالوں میں بہت زیادہ قربانی کی ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ وہ اپنے معیار قربانی کو گرا دیں۔ مگر یک دم گرانے سے چونکہ بجٹ کو نقصان ہوگا اس لئے وہ یک دم نہ گرائیں۔ بلکہ ہر سال دس دس فی صدی کی کمی کرتے جائیں۔

پس ایک ماہ کی آمدن سے چھ ماہ تک آمدن کی قربانی کرنے والوں کے لئے یہ ہدایت ہے۔ کہ وہ ہر سال دس فی صدی کی کمی کرتے جائیں حتیٰ کہ اُن کی قربانی کا معیار ایک ماہ کی آمد پر آجائے

دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے وعدوں کا معیار

دفتر دوم کے جہاد کا سال دہم شروع ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل صورت میں ہر ایک مجاہد سے وعدہ لیا جانا چاہیئے۔ دفتر اول و دفتر دوم کا ہر مجاہد اپنے وعدے کے ساتھ اپنے بچوں کو شامل کرے۔

(۱) دفتر دوم کے لئے عام معیار یہ ہے کہ ہر ایک احمدی اپنی ماہوار آمد کا کم سے کم $\frac{1}{4}$ حصہ وعدہ کر کے ادا کرے۔ کارکنان کو اپنی جماعت کے ہر ایک دوست سے وعدے لینے میں اس معیار کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص تھوڑے سکے یا نہ دینا چاہے تو اس کا وعدہ لینے سے انکار نہ کیا جائے۔ رقم سے کم پانچ روپے کا وعدہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص تحریک جدید میں حصہ لے گا۔ وہ آئندہ خدا کے فضل و کرم سے بڑھتا جائیگا۔ کہ جب اس کے دل میں تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت گھر کر جائے گی۔ سو بڑھتا چلا جائے گا۔ سو کارکنان ایسے احباب کو تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ کریں۔

(۲) جو احباب پہلے سے $\frac{1}{4}$ حصہ دے رہے ہیں انہیں اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرنا چاہیئے تا ان کا وعدہ ان کی ماہوار آمد کے نصف حصہ تک پہنچ جائے۔

(۳) جو احباب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{2}$ حصہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ اضافہ کرتے ہوئے اسے تین چوتھائی تک جلد سے جلد پہنچا دیں۔ کیونکہ یہ وہ جہاد ہے کہ "جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تحریک جدید میں حصہ لو۔ تکالیف اور مشکلات آتی ہیں تو آنے دو لیکن تبلیغ نہ چھوڑو۔ تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے۔ پس حصہ لے کر قربانی سے آگے قدم بڑھائیں۔

(۴) دفتر دوم کے وہ مجاہد جو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے $\frac{3}{4}$ حصہ یا اس سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ وہ اپنی ایک ماہ کی آمدن تک بڑھا کر دینے کا وعدہ کریں۔ تا تحریک جدید بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کر سکے اور اسلام کی برتری اور فضیلت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج جائے۔ یہ آپ کی قربانیوں سے ہی ہوگا۔ پس راہ خدا میں اس کی رضا کے لئے چھلانگیں مارتے ہوئے آیئے اور اپنا حقیر مال اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتے ہوئے اس کی دعاؤں کو حاصل کرو۔

....

....

(۵) ہر جماعت جلسے کرے۔ اور اس میں تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے حضور کا خطبہ ۲۲ بہ لفظہ سنایا جائے۔ تا احباب کے دل میں تحریک جدید کی اہمیت اور سخت ضرورت کا احساس پیدا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے بندے یہ انشراح صدر سے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کریں۔

(۶) ہر جماعت کا کارکن دفتر اول کے اور دفتر دوم کی فہرست الگ الگ کاغذ پر تیار کرے اور ہر دو فہرستوں میں آمد ماہوار کا خانہ بھی پُر کرے۔ تا ہر ایک مجاہد کو معلوم رہے کہ وہ اپنی ماہوار آمد کے مقابل کس قدر قربانی کر رہا ہے۔ اگر اس کی قربانی کی نسبت کم ہوگی۔ تو وہ آئندہ بڑھانے کا خیال ابھی سے دل میں پیدا کرے گا۔

نوٹ: حضور کے ارشاد ——— کے مطابق ضروری ہے۔ کہ ہر ایک جماعت میں تحریک جدید کا ایک سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ اس کی منظوری وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے حاصل کی جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا: میرے والد حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ سراج الدین محمد صوفی گوجرانوالہ

نمایاں کامیابی!

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے نور ہسپتال ربوہ کی طرف سے کمپونڈری کے امتحان میں شامل ہونے والے چاروں ڈسپنسر کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ ایک نمایاں کامیابی ہے۔ کیونکہ اس امتحان میں کل شامل ہونے والوں کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زیادہ تھی۔ اور ان میں سے صرف نوے امیدوار پاس ہوئے ہیں۔

نور ہسپتال کی طرف سے شامل ہونے والے ڈسپنسروں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبد الحفیظ صاحب ڈسپنسر نمبر ۱ (۲) کرامت احمد خان صاحب ڈسپنسر نمبر ۲۔

(۳) لطف الرحمٰن صاحب اپریشن روم اسسٹنٹ و لیبارٹری اسسٹنٹ

(۴) فضل کریم صاحب جو کہ سندھ کے لئے ڈسپنسنگ کا کام سیکھ رہے تھے۔

(خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ نور ہسپتال ربوہ)

ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جو کسی باقاعدہ قائم شدہ جماعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ یا کوئی ایسی جماعت اُن کے قریب نہیں ہے۔ کہ اپنا چندہ باقاعدگی و پابندی کے ساتھ اس میں ادا فرما سکیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنا نام و پتہ مرکز میں بھجوا کر نظارت بیت المال میں اپنا انفرادی کھاتہ کھلوا لیں۔ اور اپنے ہر قسم کے چندوں کی رقوم براہ راست مرکز میں بھجواتے رہیں۔ نیز جن احباب کو ایسے افراد کا علم ہو وہ بھی براہ مہربانی ان کے نام و پتہ سے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو عبد الغفور صاحب صابر ولد عبد المجید صاحب ریٹائرڈ جمعدار کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو نظارت میں اطلاع دیں۔ مذکور بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے تین سال قبل اُن کی رہائش ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں تھی اگر وہ خود اعلان پڑھیں۔ تو نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

---

۴ اور ۵ مارچ کو مسجد وزیر خان کی صورت حال امن و قانون کا مسئلہ بن چکی تھی

میں اُسے بہت بڑا خطرہ تصور کر رہا تھا

تحریک ختم نبوت کے جلسوں میں احراریوں نے باوجود ممانعت کے قابل اعتراض تقاریر کیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سید اعجاز حسین شاہ کا بیان

گذشتہ سے پیوستہ

چوہدری نذیر احمد نے جرح جاری رکھتے ہوئے حسب ذیل سوالات کئے:۔

سوال:۔ جب کسی سرکاری افسر میں مسجد وزیر خاں میں جانے کا حوصلہ نہ تھا تو پھر حکام نے کو مسجد وزیر خان بھیجنا کیسے مناسب سمجھا؟ جواب:۔ خواتین کو بھیجا نہیں گیا تھا۔ سوال:۔ اس شام سے وہاں گئی تھیں۔ کر رہی ہوگی؟ جواب:۔ مسجد کی حفاظت میں کہ چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر اس کا علم اس وقت وہاں موجود تھے۔ یہ ۲ رمادہ کانسٹیبل

عدالت

سوال:۔ کیا پولیس افسر وردیوں میں نہیں تھے؟ جواب:۔ جی ہاں وہ وردیوں میں تھے۔

(وکیل جاری)

سوال:۔ آپ نے ۳ مارچ کی میٹنگ منعقد کیوں ہونے دی۔ جبکہ یہ دفعہ ۱۴۴ کے حکم کے خلاف تھی؟ جواب:۔ اولاً ہمیں اس میٹنگ کا پتہ نہیں تھا۔ یہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ شاید مسجد وزیر خاں میں عصر کی نماز کے بعد کیا گیا تھا اور لوگ وہیں سے جلسہ کرنے کے لئے نکل آئے تھے۔ دوسرے جس جگہ یہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ وہاں بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ سوال:۔ کیا آپ کو معلوم تھا کہ لاہور میں لائسنس یافتہ اسلحہ فروش تھے۔ جو احمدی تھے۔ جواب:۔ جی ہاں ان کی تعداد غالباً تین تھی۔ سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ آپ کو شکایت موصول ہوئی تھی کہ احمدی ان دوکانوں سے اسلحہ لیکر اپنے آپ کو مسلح کر رہے تھے؟ جواب:۔ جی ہاں۔ سوال:۔ کیا آپ نے اس کے متعلق کوئی تحقیقات کی تھی؟ جواب:۔ ایک یا دو ممبر مولانا ابوالحسنات اور ماسٹر تاج الدین انصاری میرے پاس آئے تھے اور مجھے یہ اطلاع دی تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ بہتر ہوگا کہ وہ مجھے اس کی تفصیلات لکھ کر دیں اس کے متعلق پوری تفصیلات بتلائیں۔ تاکہ میں اس کے متعلق تحقیقات کر سکوں۔ در اصل میں نے اس کے متعلق تحقیقات کی تھی اور خفیہ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ سوال:۔ کیا کوئی ممتاز احمدی آپ کے پاس اس دوران میں آیا تھا۔ اور شکایت کی تھی کہ انہیں اپنی جان یا مال کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے؟ جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ آپ کے ماتحت دفتروں میں اور ضلع کچہری میں بعض احمدی ملازم تھے؟ جواب:۔ مجھے باقی عملہ کا تو پتہ نہیں مگر میرے ماتحت دو افسر ضرور تھے۔ سوال:۔ کیا ان دو افسروں نے کبھی شکایت کی تھی کہ وہ آزادی کے ساتھ چل پھر نہیں سکتے؟ جواب:۔ جی نہیں۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے۔ میرے ماتحت ایک مجسٹریٹ مسٹر عبدالحی تھے۔ میں نے ۲۸ فروری کو انہیں سول لائنز بلایا کیونکہ مجھے وثوق سے پتہ نہیں تھا کہ علاقہ مجسٹریٹ آیا ہوا تھا یا نہیں۔ میں نے انہیں ہدایت کی۔ کہ وہ جلد وہاں پہنچیں۔ کیونکہ اطلاع آئی تھی کہ ایک جلوس موچی دروازہ سے گذر رہا ہے۔ انہوں نے کہ وہ احمدی ہیں۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اس سے فرق نہیں پڑتا اور وہ اپنی ڈیوٹی پر جائیں۔ دوسرے رپیر صلاح الدین تھے۔

سوال:۔ ان جلوسوں کو ۱۔ روڈ پر کیوں جانے دیا جاتا تھا جہاں وہ منظم ہوتے تھے؟ جواب:۔ یہ شاید انتظامی وجوہات کی بناء پر ہوتا۔ میں نے اس معاملہ کے متعلق ایس۔ ایس۔ پی سے گفتگو کی تھی اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انسپکٹر جنرل پولیس کی رائے تھی کہ چیرنگ کراس کے مقام پر کارروائی کی جائے۔ کیونکہ وہ کھلی جگہ ہے۔ سوال:۔ ۴ تاریخ کی شام اور ۵ تاریخ کو مسجد وزیر خاں کی صورت حال امن و قانون کا مسئلہ نہیں تھی؟ جواب:۔ جی ہاں تھی اور جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں میں اسے بہت بڑا خطرہ تصور کر رہا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو اعلیٰ میں اونچی سطح پر اس مسئلہ کو زیر بحث لائے آئی جی۔ پولیس اور ہوم سکرٹری نے اس بارے میں جنرل آفیسر کمانڈنگ سے گفت و شنید کی۔ اس وقت مسجد وزیر خاں کے سوا فصیل کے اندر رقبہ میں اور کوئی گڑبڑ نہیں تھی۔

عدالت

سوال:۔ آپ نے صورت حال کی سیاسی چارہ جوئی کیوں نہیں کی؟ جواب:۔ اگر سیاسی چارہ جوئی کرنے کی کوشش کی جاتی۔ تو خوفناک خونریزی ہوتی

وکیل (مزید)

سوال ۵ تاریخ کو دس بجے صبح آپ گورنمنٹ ہاؤس کے ایک اجلاس میں شریک ہوئے۔ وہاں آپکو کون سے فرائض سونپے گئے؟ جواب:۔ میرے ذمے صرف ایک ہی فرض ڈالا گیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ میں نے اپنے جس حکم کے ذریعے سے کرفیو لگایا ہے اس میں ترمیم کرکے اس کے اوقات ساڑھے تین بجے سہ پہر سے صبح کے پانچ بجے کر دوں۔

عدالت

سوال:۔ کیا ۵ تاریخ کی صبح کو جو فیصلے ہوئے کیا وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے آپ کے عام فرائض سے متعلق تھے؟ جواب:۔ یہ تمام فیصلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے میرے عمومی فرائض سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن کارروائی کے افسروں کی تخصیص کر دی گئی تھی۔

مسٹر اعجاز حسین شاہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بدھ کے روز گواہی دے رہے تھے۔ تو بیان دو تھانہ کی طرف سے ان کے وکیل مسٹر یعقوب علی نے ان پر جرح کی۔ مسٹر یعقوب علی خاں نے سے پوچھا کیا آپ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی اس کانفرنس میں شامل تھے۔ جس کی صدارت حکومت پنجاب چیف کی نگرانی اور منعقد ہوئی یا کہ چیف سکرٹری کے کمرہ میں اجلاس ہوا تھا میں اس میں شامل تو تھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ وہاں کو ہوا۔ سوال:۔ ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگر احراریا جماعت احمدیہ کے کارکن کسی ایسے جلسہ عام میں تشدد آمیز یا اشتعال انگیز تقریریں کریں۔ جو ان کی اپنی جماعت کے زیر اہتمام نہ ہو رہا ہو تو حکومت دفعہ ۱۵۳ تعزیرات پاکستان یا پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے کو لکھا جائے۔ کیا آپ یادداشت پر زور دے کر بتا سکتے ہیں کہ ایس ایس پی نے ۵ جولائی ۱۹۵۲ء اور ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کے مابین کسی شخص کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے آپ کے پاس رپورٹ کی تھی یا نہیں؟

جواب:۔ میں اور ایس ایس پی بعض تقریروں کو قابل اعتراض خیال کرتے تھے۔ میں نے ایس ایس پی سے کہا تھا کہ یہ معاملہ وہ سی۔ آئی۔ ڈی کے حوالے کر دیں۔ سوال:۔ کیا آپ کو سی۔ آئی۔ ڈی کی جانب سے کوئی جواب موصول ہوا؟ جواب:۔ میں نے اس معاملہ کا پیچھا نہیں کیا کیونکہ مقدمات چلانے کا کام سی۔ آئی۔ ڈی کا ہوتا ہے۔

عدالت

سوال:۔ یہ قابل اعتراض تقاریر جن جلسوں میں کی گئیں وہ کس کے زیر اہتمام منعقد ہوئے؟ جواب:۔ اتنی مدت کے بعد یہ بات مجھے یاد نہیں۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ جلسے تحریک ختم نبوت ہی سے متعلق تھے۔ سوال:۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ جلسے احرار یا احمدیوں کی طرف سے نہیں تھے؟

جواب:۔ نہیں میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سوال:۔ اگر یہ جلسے احرار کے زیر اہتمام ہوتے تو کیا یہ فیصلہ ان پر لاگو ہوتا؟ جواب:۔ جی نہیں سوال:۔ اگر احرار ان جلسوں کا انتظام کرتے۔ تو پھر آپ کا طریق کار کیا ہوتا؟ جواب:۔ اس فیصلے کی رو سے میں ایس ایس پی اور سی۔ آئی۔ ڈی کی وساطت سے یہ معاملہ حکومت کے پاس پیش کرتا۔ سوال:۔ احرار کے زیر اہتمام ہونے والے جلسوں پر عائد ہونے والا کوئی اور فیصلہ بھی ہوا تھا؟ جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

وکیل (مزید)

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس کانفرنس کے فیصلہ نمبر ۳ کا مطلب یہ تھا کہ اگر احرار یا احمدیوں کا کوئی ایسا جلسہ ہوتا جس میں قابل اعتراض تقریریں کی جاتیں تو حکومت تک معاملہ پہنچانے بغیر دونوں گروہوں کے قابل ذکر رہنماؤں کے خلاف باقاعدہ مقدمات چلانا ضروری نہیں تھا؟ جواب:۔ جی ہاں۔ سوال:۔ کیا آپ یادداشت پر زور دے کر بتا سکتے ہیں کہ ان فیصلوں کے بعد آپ نے احرار یا جماعت احمدیہ کے کسی سرکردہ رہنما پر مقدمہ چلایا؟ جواب:۔ مجھے تو یاد نہیں، لیکن پولیس نے چلایا ہوگا۔

سوال:۔ ۲۷ تاریخ کو مسٹر بھٹہ کے کراچی سے لوٹنے کے بعد کیا آپ نے وزیر اعلیٰ یا انسپکٹر جنرل پولیس یا کسی اور کے یہاں کسی اجلاس میں شرکت کی؟ جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔ سوال:۔ ۲۸ تاریخ کو پہلا جلوس نکلنے کے بعد آپ چیف سیکرٹری یا ہوم سیکرٹری یا انسپکٹر جنرل پولیس یا ایس ایس پی سے ملے؟

جواب:۔ ایس۔ ایس۔ پی مجھ سے تقریباً روزانہ ملا کرتے تھے۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں کسی اور افسر سے بھی ملا ہوں۔ سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ ۲۸ تاریخ کی شام کو تھانہ سول لائن میں جو اجلاس ہوا۔ اس میں بعض فیصلے ہوئے۔ جواب:۔ وقت ہوم سیکرٹری کے تحریری بیان کے ضمیمہ "P" میں شامل ہونے والے مراسلہ کا یہی وہ ہیں؟ جواب:۔ یہ مراسلہ ۲۸ تاریخ کے فیصلوں کا نتیجہ نہیں۔ سوال:۔ کیا آپ یکم مارچ کو اس مراسلہ کی کوئی نقل موصول ہوئی؟ جواب:۔ عام طریق کار کے مطابق مجھے یہ نقل مل گئی ہوگی۔

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور مال کو بڑھاتی ہے۔

مہدی علیہ السلام نبی نہیں ہونگے لیکن حضرت مسیحؑ دوبارہ آئینگے تو نبی ہونگے

مسٹر مظہر علی اظہر کا بیان اس اعتراف کے مترادف ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی ایسے شخص کا امکان ہے جسے "نبی" کہا جا سکتا ہے

تحقیقاتی عدالت میں مجلس احرار کے وکیل مسٹر مظہر علی اظہر کی بحث!

لاہور ۱۰ فروری۔ مجلس احرار کے وکیل مسٹر مظہر علی اظہر نے آج فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں اپنے دلائل کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ عام مسلمانوں کی شدید خواہش کے پیش نظر اس صورت حال سے بچنے کے لئے کیا گیا تھا۔ کہ احمدی اپنے مذہبی اعتقادات باقی مسلمانوں پر مسلط نہ کریں۔

مسٹر مظہر علی اظہر نے کہا احمدیوں کو عام مسلمانوں کا جزو نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ ان دونوں کے مذہبی عقائد میں اختلاف ہے۔

عدالت کے اس استفسار پر کہ بالفرض احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو کیا اس کے بعد وہ انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دیں گے؟

مجلس احرار کے وکیل نے کہا کہ انہیں تبلیغ کی اس حد تک اجازت دی جائے گی۔ کہ ان کی تبلیغ امن و امان کا مسئلہ نہ بن جائے۔

اس سے پہلے انہوں نے کہا کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری پیغمبر تھے؟ اور کیا اسلامی عقائد کے مطابق گزشتہ ۱۴ سو سال میں رسول اکرمؐ کے بعد کوئی نبی ہوا ہے

عدالت کے ایک سوال کے جواب میں مجلس احرار کے وکیل نے کہا کہ مہدی نبی نہ ہونگے بشرطیکہ اسے ثابت کرنے کے لئے وہ اپنی تلوار استعمال نہ کریں۔ لیکن حضرت مسیحؑ جب ظاہر ہونگے تو وہ نبی ہوں گے۔

عدالت نے کہا کہ وکیل کا بیان اس اعتراف کے مترادف ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی دنیا میں ایک ایسے شخص کے ظہور کا امکان ہے۔ جسے نبی کہا جا سکتا ہے۔ اور اب ثابت کرنیکی بات یہ ہے کہ اس کا دعویٰ صحیح ہے یا غلط۔

مجلس احرار کے وکیل نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کی ستمبر ۱۹۵۱ء کی یہ شکایت دلائل پر مبنی نہیں تھی کہ احرار کو کراچی میں عام جلسے کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ لیکن ایسی ہی سہولتیں احمدیوں کو نہیں دی جاتیں۔

وکیل کے بیان کے مطابق احرار کے جلسوں سے ملک کے امن کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ لیکن یہی بات احمدیوں کے جلسے کے متعلق نہیں کہی جا سکتی۔

انہوں نے کہا کہ کراچی میں احمدیوں کو عام جلسے کرنے کی اجازت دینے اور پولیس کی حفاظت میں چودھری ظفر اللہ خاں کی تقریر سے ملک کے عوام میں بے اطمینانی کی لہر دوڑ گئی۔

چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے وکیل سے سوال کیا کہ کیا وہ اس اصول سے اتفاق کرتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس لئے یہ کام ریاست کا ہے کہ اسلام کے اصولوں پر کوئی حملہ نہ ہونے دے خواہ وہ دائرہ اسلام کے باہر سے کیا جائے یا حملہ آور مسلمانوں کے لباس میں ہوں؟ چیف جسٹس نے کہا کہ مجلس احرار کے وکیل اس سوال کے واضح جواب سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سوال بار بار دہرایا گیا ہے۔

اس مرحلے پر صاحبزادہ فیض الحسن نے جو عدالت میں موجود تھے، اصول کو تسلیم کر لیا۔

مسٹر مظہر علی اظہر نے کہا کہ ایسی صورت حال عمداً پیدا کی گئی تھی کہ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کو اقتدار سے ہٹا دیا جائے۔ ان کے بیان کے مطابق مرکز اور صوبے میں اختلافات کے آثار عیاں تھے انہوں نے کہا کہ مرکز میں چودھری محمد علی، مسٹر ایم۔ اے گورمانی اور چودھری ظفر اللہ خاں کے ذریعے پنجاب کی نمائندگی پر اپنی بے اطمینانی کا اظہار کر کے مسٹر دولتانہ نے مرکز کو ناراض کر لیا تھا۔

وکیل نے کہا کہ مرکز اور صوبے میں اختلافات کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ مسٹر دولتانہ نے مطالبات کو منظور یا مسترد کئے بغیر ان کا حال معلوم کرنے کے لئے تحریک کے محرکوں کو مرکز کی طرف بھیج دیا۔

مسٹر مظہر علی اظہر نے اپنے دلائل کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرکز کے پاس اگر یہ یقین کرنے کے لئے اسباب موجود تھے کہ مسٹر دولتانہ کراچی کو تحریک راست اقدام کا مرکز عمداً بنانا چاہتے ہیں تو ممکن ہے کہ مرکز نے انتقامی کارروائی کے طور پر لاہور کو تحریک کا مرکز بنا دیا ہو۔

مجلس احرار کے وکیل نے کہا کہ مرکز نے احمدیوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ کراچی میں پولیس کی سنگینوں کی حفاظت میں اپنے عقائد کے مطابق اسلام کی تبلیغ کر سکیں اور مرکز ہی حکومت یہ چاہتی تھی کہ مسٹر دولتانہ مسجدوں میں بھی چودہ سو سال پرانے عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ روک دیں

یہ دریافت کرنے پر کہ کیا کسی شخص کو مسجد میں ایسی تقریر کرنے کی آزادی دے دی جائے۔ جس پر عام طور پر دفعہ ۱۵۳ (ا) قانون تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ وکیل نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی ہدایت پر کہا کہ ایسی تقریر دل پر کارروائی کی جا سکتی ہے

وکیل نے کہا کہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے وقت بھی مسجدوں میں نماز کے وقت اجتماع کی ممانعت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن صاحبزادہ فیض الحسن نے تسلیم کیا کہ کوئی سیاسی جماعت اگر سیاسی مقصد کے پیش نظر اور دفعہ ۱۴۴ سے بچنے کے لئے مسجد میں جلسہ کرے تو مسجد کی حرمت پر اثر انداز ہوئے بغیر اس کی ممانعت کی جا سکتی ہے۔

کشمیر کی نام نہاد دستوریہ کا فیصلہ تسلیم نہ کیا جائے

وزیر اعظم پاکستان کا پنڈت نہرو سے مطالبہ

یہ فیصلہ وزرائے اعظم کے معاہدہ کے خلاف اور اقوام متحدہ کے لئے توہین آمیز ہے

سلہٹ ۹ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے اپیل کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس دستور ساز نے مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں شامل کرنے کے معاہدہ کی جو توثیق کی ہے اسے پنڈت نہرو تسلیم نہ کریں۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج تیسرے پہر سلہٹ میں مسلم لیگ کے ایک انتخابی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس دستور ساز وہاں کے عوام کی صحیح نمائندگی نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ اس مجلس دستور ساز کا فیصلہ بھارت اور پاکستان کے وزراء اعظم کے معاہدہ کی خلاف ورزی اور اقوام متحدہ کی توہین ہے۔ وزیر اعظم نے پر زور الفاظ نے کہا کہ جب تک کشمیر کے عوام کو اپنی قسمت کا آزادانہ طور پر فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں مل جائے گا۔ تب تک پاکستان کے عوام چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے منظم ہو جائیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ متحدہ محاذ ایسی سیاسی پارٹیوں کا بیچ میل ہے۔ جن میں مسلم لیگ کی مخالفت کے سوا کوئی اور چیز مشترک نہیں ہے۔ اور وہ ایک مضبوط حکومت قائم نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم نے پاکستان کی ترقی سے متعلق متحدہ محاذ کے لیڈروں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مختلف ملک کو ترقی کرنے میں پچاس سال سے زیادہ کا عرصہ لگا ہے۔ پاکستان جب قائم ہوا۔ تو سارا نظم و نسق ابتدا ہی سے شروع کرنا پڑا۔ پاکستان کی حالت یہ تھی۔ کہ اسے بھارت نے اس کے حصہ کا سامان جنگ تک نہیں دیا تھا۔ اس لئے حکومت کو اسلحہ جات خریدنے کے لئے کثیر رقمیں خرچ کرنی پڑیں۔ وزیر اعظم آج سلہٹ سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔

کمیونسٹ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں

پنڈت نہرو کی تقریر

الور (راجپوتانہ) ۹ فروری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل الور میں کانگرس کے ایک انتخابی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کمیونسٹ ملک میں تباہی و بربادی پھیلا کر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ملک میں سب کچھ تباہ و برباد کر دیا گیا۔ تو ہمیں پھر نئے سرے سے ملکی ترقی کے کام کا آغاز کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کمیونسٹوں اور پرجا سوشلسٹوں کے متحدہ محاذ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس محاذ میں اس کے سوا اور کوئی چیز مشترک نہیں ہے۔ کہ کانگرس کو شکست دی جائے۔

پاکستان انٹرنیشنل ہوائی سروس ۱۵ اپریل سے شروع ہو جائیگی

کراچی ۹ فروری۔ پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کا پہلا سپر کانسٹیلیشن طیارہ یکم مارچ کو کراچی پہنچ رہا ہے۔ بقیہ دو طیارے ۱۵ مارچ اور ۱۵ اپریل کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ پہلے دو طیارے کراچی پہنچ جانے کے بعد ۱۵ اپریل سے پاکستان کی پہلی قومی فضائی سروس اپنا کام شروع کر دے گی۔